شمارہ ۳۱ ذیقعدہ موزخہ ۵

جلد ۷ سنہ ۹۵ ہجری

مشورگمدی

۹۵ ۱۲

اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ الذی لا نبی بعدہ

مشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم قوییت بلا توریہ انجیل بتحبیل		باخاتم و مہر آمدہ منشور محمدؐ گویان صفت و سیرت مبر و محمدؐ	
فرمان رسولان سلف ساختہ مرفوع توریت و ہم انجیل بافقاد بتحبیل		توقیع خط آیت منشور محمدؐ چون گشت علم رایت منشور محمدؐ	

قال عیسی ابن مریم یا بنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم مصدقا لما بین یدی من التورۃ ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد

قیمت سالانہ مشور کی مع محصول ڈاک چھ ہی جن خیر خواہان دین محمدی کو اسکی خریداری منظور ہو ارسال پیشگی سے اعانت فرماوین اور اگر کچھ نوشت و خواند و تحریر مضامین رد و قبول وغیرہ منظور ہو تو ان مضامین کو بخط واضح تحریر فرما کے بنام **محمد شریف** مہتمم مطبع و اجرا مشور محمدی واقع معسکر بنگلور روانہ فرماوین اگر عالی ہمم حضرات زر قیمت یا علیہ روانہ فرماوین تو بذریعہ نوٹ یا منی آرڈر یا ٹکٹ نصف آنہ بزیادتی فی روپیہ نصف آنہ بعینہ رجسٹری ارسال فرماوین

مثنوی

حمد حق کا زبان پہ جاری ہی
وصف جسکی جناب باری ہی

نعت اسکی زبان پہ ہی ہر دم
وصف جسکی ہی شافع عالم

نام سے جسکے آج کل منشور
اہل باطل پہ ہو گیا منصور

ہی یہہ منشور بادشاہ امم
جلوہ افروز جملہ عالم

اسمین اثبات دین ہی کامل
رد شبہات کجرو و جاہل

اسکے انوار سے ہین ہی عجب
شمس گھٹ گھٹ کے گرہنے کو کب

شمس تابان کو جب کرے مستور
کیون نہ کوکب کو وہ کرے بی نور

اسکا ایسا ہی لمعہ تابان
ظلمت افشان ہے ہی نور فشان

اسکے دل سے ہین سب تمنائی
چاہتے سب ہین لیک عیسائی

غزل

رہ رویت حق دلیل محمدؐ
سبیل جنان ہر سبیل محمدؐ

جمال قدم کو بھی اللہ ری کیا کچھ
پسندائی طرز جمیل محمدؐ

وہ مقہور قہر و جلال خدا ہین
ہوے جو کہ اعدا قتیل محمدؐ

جو یہہ گبر و ترسا نہ لائینگے ایمان
تو بخہو ترینگا اخذ وبیل محمدؐ

وہ یعنے تہ تیغ اجانینگے سب
جب آئینگے عیسی وکیل محمدؐ

کفیل نجات جہان مصطفی ہین
خدای جہان ہی کفیل محمدؐ

نہو نیگا واللہ تا حشر مقطوع
محمد سے اجر جزیل محمدؐ

نزول الف لام میم اسلیے ہی
کہ اللہ سے جبرئیل محمدؐ

محمد پہ اترے برات و کرامت
کلام خدای جلیل محمدؐ

مرب و بم و رسلاطین اکرم رہا کہ تہین اللہ تعالی ہمارے
مولوی صاحب کا نیل فیض منزل سے طلباے دین کے سر پر قایم
و رابر رکھے اور آپکے تصانیف کو جو فی الواقع عجائب روزگار
اس سے زیادہ ترقی بخشے آمین

اشتہار مسرت بار در جمیع بلاد و امصار

ہمارے مدرسہ مسترشدین اساس مین کئے سال سے شاہد سعی علمای
دین عیسوی ہر یک کوچہ و بازار مین اپنا جلوہ دلفریب بتلا رہا
تھا خصوصا اندنون جب سے دریای عیسویت بمشاطگی بعض
پادری صاحبان ہندی وان نقاب اختفاے منہہ نکال کے بعض
سادہ لوحان اہل اسلام کو اپنا شیفتہ و شیدا بنانا چاہا
تو حامی اسلام خادم ملت خیر الانام جامع معقول و منقول
عالم فروع و وصول مزیل شکوک و اوہام اہل باطل در فن
مناظرہ اہل کتاب یکتا و قابل جان فشان دین سید المرسلین
مولوی شاہ محمد نظام الدین صاحب نقوی فخری دام لطفہ
اپنے دینی بھائیون کو بکمال خیر خواہی اسکی نازیبائی پر
بخوبی واقف فرماکے انہین دام تعشق باطل سے دور رکھنا
اور ایکسال کامل تک بمعقول و منقول اسکو ایسا پست
کر ڈالا کہ چشم مدرسہ نے کبھی اسطرح کا مباحثہ نہ دیکھا ہوگا
آخر الامر زعیم جانب ثانی مع الخیر اور طرف راہی ہونے سے
وہ مباحثہ موقوف رہا - اب وہی قدیم انجمن مباحثہ
زیب بخش مطبع جریدہ روزگار ہوا جاتا ہی - بعض علمای
عیسوی نے ایک محفل منعقدہ مقام چینتادہاری مین درباره
سنیک اسلام ایک تقریر پڑھکے اسکی نقل بعض نوجوانان
اہل اسلام کو عنایت کی انہون نے بقصد جواب مولوی صاحب
ممدوح کے پاس روانہ فرماکے مستدعی ہوے - مولوی صاحب
ممدوح کہ اسکا جواب تحریر فرما دین تو اسکا جواب باصواب
اس بلاغت و فصاحت و وضاحت سے تحریر فرماے ہین کہ جسکی
سماعت سے ایمان برنگ گل شگفتہ اور غنچہ دل خندان ہوتا ہی
ہمارا اور بعض علمای اہل اسلام کا یہہ قصد ہی کہ اسی مہینے مین
اسکو ایک محفل عام مین سنین - شایقین دین و ایمان سے
امید قوی ہی کہ بعد اطلاع تاریخ و روز و وقت محفل مذکور
مین تشریف آور کارخانہ جریدہ روزگار ہوکے اسکی سماعت
مسرور و مبتہج ہوگئے فقط

افواج مدرسہ کا سرحد کو جانا

مدرسہ کے رجمنٹ ہای ذیل میجر جنرل پرمروز کے لشکر
رولیف کے ساتھ جو اغلبا ملتان مین تیار ہوگا جانے کے لئے
زیر حکم ہوا ہے -

جناب ملکہ معظمہ کی ۲۰ ویں پیدل
ایضا ۱۴ ہزارس
پہلی مدرسہ لیٹ کیاولری -
۳۰ ویں رجمنٹ ولیسی پیدل -
۳۶ ویں رجمنٹ ایضا -
۲ کمپنی سائپرس و میسرس یعنے بیلدار و نقب زن -
۶۰ ویں رجمنٹ و ۱۴ ہزارس و ۳۶ ویں ولیسی پیدا
و سائپرس بنگلور مین ہین اور اطلاع ہو چکے ہین کہ
ہی ڈھسہ مین بذریعہ ریل نکل جا سکتے ہین - ۳۰ ولیسی پیدا

فرنچ انکس دیا ہوے متعمل مقیم آور اسلئے بنگلور کے قریب
ہین - یہانی لیٹ کیا ولری سکندرآباد مین ہی اور مدراس سے
جاتے ہین سو دوسرے افواج کے ساتھ باسانی مل جا سکتے ہین
آج کی شب سکندرآباد کو اس رجمنٹ کے استعمال کے واسطے
اسینڈ قرار ہین روانہ ہونے والے ہین -
ہم یقین جانتے ہین کہ ریٹلری کے اسپی ورزی بیاٹریان
ہنوز قطعا قرار نہین پائے -
۷۶ ویں رجمنٹ کے کمانڈر کرنل نولیز ہین - اس رجمنٹ
کے دوسرے افسر یے ہین - میجر لنگسلی - میجر کارٹر - کپتان سپنس
کپتان ڈنلاپ کپتان ویٹ و کپتان گارفٹ - لفٹنٹ آگسٹس
لفٹنٹ وارڈلا رامسی لفٹنٹ برگس لفٹنٹ جاکسن لفٹنٹ
لی مارچنٹ لفٹنٹ مکڈانلڈ و لفٹنٹ کارینگی - کپتان اسمتھ
قاسم مشاہرات اور ڈاکٹر فلیمنگ مدیکل آفسر -
۸۴ ویں گنگر ہزارسس کے کمانڈر کرنل ڈبلیو ارسٹ ہین
اس رجمنٹ کے دوسرے آفسر کپتان ڈنس کپتان بکن کپتان ٹل
لفٹنٹ گاف لفٹنٹ ہرن لفٹنٹ انگلش لفٹنٹ کمال
لفٹنٹ آون لفٹنٹ ہاملٹن لفٹنٹ اسٹوئن لفٹنٹ
کیاہل - ڈاکٹر مدیکل آفسر اور کپتان اوڈوڈ قاسم مشاہرات
۳۰ ویں رجمنٹ دیسی پیدل کے کمانڈر کرنل جارجز ہین
اس رجمنٹ کے دوسرے افسران یے ہین لفٹنٹ کرنل
ڈاکین و میجر سنٹ جان و میجر فشر بیانکرک - لفٹنٹ
برین لفٹنٹ آنسل لفٹنٹ جارجز لفٹنٹ ملمنز و ڈاکٹر
آیچ ڈال -

۹۰ ویں رجمنٹ کے کمانڈر کرنل ہاکس ہین - و لگ کمانڈنگ
لفٹنٹ کرنل ہیتی و میجر ہیتی ہین - اس رجمنٹ کے دوسرے
آفسران یے ہین - میجر مذل کوٹ کپتان فنسر کپتان ہاتم
لفٹنٹ آنسلی لفٹنٹ ولش و ڈاکٹر جوف -
پہلی رجمنٹ لیٹ کیا ولری کے کمانڈر کرنل جے - نن مکلیز
اور کمانڈر ثانی لفٹنٹ کرنل ڈبلیو - جی - مارس اور
اسکواڈرن کمانڈران میجر ہوپر و میجر مارسٹنز ہین
اس رجمنٹ کے دوسرے آفسران یے ہین کپتن جگ
کپتان ہارنسبی لفٹنٹ لافرڈ لفٹنٹ اسٹیونز - و ڈاکٹر
وانلی -
مدراس سائیپرس کے کمانڈ ہیڈ کرنل پیٹ گیارٹ
وی مسی ہو گئے - ہمنے ہین سنا کہ مدراس بری گیڈ
کمانڈر کون مقرر ہونے ہین - لیکن اغلب ہے کہ کرنل ہوانسٹن
جو انگلنڈ سے آنے والے ہین اس بری گیڈ کے نائب
مددگار کوارٹر ماسٹر جنرل مقرر ہوے -

ڈاکٹروں کا کہ معظمہ کو جانا

ہمکو کلکتہ کے ایک ہمعصر سے صحیح روایت پوچی ہے کہ اسسٹنٹ
سرجن عبدالرزاق صاحب کو گورنمنٹ ہند یہ واسطے رپورٹ
کرنے کہ معظمہ و مدینہ منورہ کو ہفتہ کا روز ۲۷ ویں اکتوبر
کو روانہ کر چکی ہے اور ہمنے ہین سنا کہ مدراس سے اور کون کون
صاحب لوگ تشریف فرما ہوے ہین سو اوسکی رپورٹ
ہمکو نہین پونچی اور یہہ ڈاکٹر حاجی و زوارون کے جمع
ہونیسے جو آب و ہوا مین اختلاف ہوتا ہی اسکی رپورٹ کرینگے

اخبار استہار

کہرمی ۲ نومبر

امیر صاحب کابل جلال آباد مین ہین اور وہ فوج انگریزی پر درہ خیبر کے پاس یا کونیہ کے نزدیک حملہ کرنے کے لئے مستعد و آمادہ ہوگئے ہین مگر اسکی جیسے چاہئے کے پیشتر سلطنت انگریزیہ کو اسکا تدارک کرنا چاہئے۔

افواج افغانستان نے ہرات اضلاع سے قندہار مین آجاکر اس مقام کو نہایت استوار و مستحکم کردیا ہی قوم پشنیز اپنے تمامی اناج کو کونیہ مین اس اندیشہ سے لاکر ڈال رہے ہین کہ مبادا سلطنت انگریزیہ یا فوج امیر کابل جبرسے انکا غلہ چھین لین۔

۳ نومبر

قلمرو مدراس و بمبئی کی افواج کو یہہ بات نہایت خوشی کی ہے کہ قلمروہاے مذکور سے ایک برگید روانہ ہوکر ایک اور حصہ فوج کو فوراً فراہم ہونیکے لئے حکم ہوا ہے اور ایک فوج تعدادی ۸ ہزار سپاہ پنجاب حسن ابدال نامی مقام کے قرب جوار مین اس غرض سے ہوگی کہ جو قت فوج باقاعدہ آگے کو بڑہے تو اس کے ساتہ اسکی جگہہ مین وقت ضرورت قایم کیجا وے۔

ریاستہاے زیل نے اپنی اپنی فوج سے سلطنت انگریزیہ کو مدد دی ہے۔

پٹیالہ - جنید - نابہ - بہاولپور - کپورتھلہ - مالیرکوٹلہ فریدکوٹ - جامبہ اور سرمور - فقط

شمس اخبار مدراس

کلکتہ ۶ نومبر - جنرل سیام بردن آج کے روز سکے بعزم پشاور نکلتے ہین - اگر امیر صاحب کا جواب نامواقف ہو تو کماندر انچیف خود بذاتہ درہاے خیبر تا رتا رامین حرکات جنگ کروانے کے لئے ۲۲ دین کے قریب پشاور جاتے ہین - خبر ہی کہ امیر صاحب جلال آباد مین آچکے ہین اور اگر ہم تقدیم نکرین تو امیر صاحب خیبر اور کونیہ مین ہمپر حملہ کرینگی۔

لندن ۶ منہ - کلوپ نامی اخبار نے یہہ مضمون مشتہر کیا ہی کہ سر لوئیس پلی کے پشاور کو بھیجے جانے کی کیفیتین صحیح یہہ ہین کہ گورنمنٹ نے مقامات ہرات و قندہار و بلخ مین برٹش آفسرون کو متعین کرنیکی اجازت طلب کی لیکن شہر کابل مین ہماری نیابت پر امیر کے اعتراض معلوم کے سبب سے یہہ مقدمہ اوس شہر کے بابین اصرار نہین کیا گیا - اس درخواست کے علاوہ انگلنڈ نے امیر کے ساتہ ایک معاہدۂ معاضدہ و مدافعہ کرنے اور انکے باپ کو دئے گئے امداد مبلغی کو بحال کرنے اور عبداللہ جان کے قایم مقامی کے ضامن ہونیکا اقدام کیا - امیر صاحب نے ان تمام تجاویز کو رد کردیا - اور شکایت اس امر کی کی کہ انگلنڈ ہمیشہ ہمارے دشمنون کا جانب دار ہوا ہی اور علاوہ اسکے کونیا پر قابض ہوا ہے پس امیر کے ساتہہ خط و کتابت فسخ کی گئی - تب سے ابتک سوا ے ہمارے خط کے جواب کے جس مین ہمنے سفارت برٹش کابل جانے کی اجازت طلب کی تہی - کوئی ایک تحریر نہین آئی - جریدہ روزگار مدراس

مطبع بحر الاسلام مدرسہ نیلور مین چھپا

عذر و شکایت و اطلاع وغیرہ

بخدمت معاونان و خریداران منشور محمدی منجانب مہتمم منشور محمدی

عذر

بعض اوقات یہہ اخبار اپنے وقت معہود پر نہین نکلتا باعث اسکے دو ہوتے ہین ایک یہہ کہ مہتمم کو کہین سفر پیش آجاتا ہی یا اور کوئی ضروری کام آپڑتا ہی ولیکن وہ اس تاخیر کے ساتھ عدد اوراق معمولی عشرہ واری مین کمی نہین کرتے

دوسرا یہہ کہ لوگ چندہ بھیجنے مین تساہل کرتے ہین اور چونکہ طبع پرچہ کا کام بدون روپیہ ہو نہین سکتا اور مہتمم کے پاس روپیہ نہین ہوتا اسلئے مطبع مین حسب موقع پے در پے مضامین بھیجنے سے روپیہ کا موجود نہونا مانع ہوتا ہے اگر شایقین کو یہہ توقف دفعۃ پسند نہو تو زر چندہ واجب الادا بھیجنے مین قصور نفرمائین اور اگر یہہ حوصلہ نہو تو خود کردہ را چہ علاج ماحضر وکیف ما اتفق پر اصطبار فرمائین۔

شکایت

ہمارے بعض معاون و خریدار باوجود بار بار کی التماس و اطلاع اس امر کے کہ روپیہ کی سخت ضرورت رہتی ہے اور کوئی شخص توجہ نہین فرماتے اور چندہ کے ارسال مین دیر روا رکھتے ہین بعض حضرات چندہ بھیجتے ہین تو دو دو تین تین سال کا اکٹھا بھیجتے ہین اور بعض پہلے تو دو عدد اکٹھا روپیہ کے بھیجنے کا کرتے ہین پھر جب اکٹھا روپیہ دینا زیادہ معلوم ہوتا ہے تو کوئی پچھلے سالون کی بابت بالکل معافی کی درخواست کرتا ہے اور کوئی سالیانہ مقرری مین تخفیف کا مطالبہ کرتا ہے اور بعض پہلے تو کئی سال تک چپ چاپ پرچہ لیے جاتے ہین پھر جب ان سے روپیہ کا مطالبہ ہوتا ہے تو کئی باتین بناتے ہین کوئی کہتا ہے مجھے فلان فلان عشرہ کا پرچہ نہین پہونچا اور کوئی کہتا ہی مین نے کچھ دینا ہی مقرر نہین کیا۔ اور بعض اجنگ وعدون ہی مین ٹالتے ہین اور کہتے ہین اور دیتا ہون اسی کو چندہ کی جگہہ کافی سمجھتے ہین یہہ سب بے عہدیان اور خلاف وعدگیان سال بسال چندہ بھیجنے سے پیدا ہوتے ہین پہلے تو تھوڑی رقم دینے مین سستی کرتے ہین پھر کئی روپیہ دینے مشکل معلوم ہوتی ہے۔

وانجا کہ یہہ پرچہ محض اشاعت دین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم و تردید دین عیسوی کے لئے جاری ہوا ہے کسی کی غرض دنیاوی تجارت وغیرہ اسمین مقصود نہین ہے اور یہی اشاعت دین چندہ دینے والون کے ملحوظ خاطر ہے اسلئے اسکی معاونت مین ایسا تساہل عمل مین لانا شایان شان اعانت دین نہین ہے۔ پس آئندہ ارسال زر چندہ مین قصور نہ کرین چاہئے تو یہہ کہ پیشگی سالیانہ یا ششماہی معہ بقایہ بھیجدیا کریں یہہ نہو سکے سال بسال بھیجنے مین تو کبھی تساہل نہ فرمائین ورنہ اب تو روپیہ کے نہونے سے پرچے کے وقت پر نکلنے مین حرج واقع ہوتا ہے آئندہ ایسا نہو کہ بالکل بند ہوجاوے۔ اور یہہ خیر جاری جسکے معاونہ کا بوجہ ایک شخص پر نہین منقطع ہوکر موجب حسرت احباب و شماتت اعداء مخالفین دین محمدیؐ نہو۔

وما علینا الا البلاغ

اطلاع

دفعہ ۱- اگر معاونین نے ہماری اس شکایت دکستانہ پر دلی توجہ نفرمائے اور آیندہ چندہ سال بہ سال بھیجنے سے پرچہ کی اعانت نہ کی تو یہ پرچہ مہینے مین ایکبار یا دو بار جب روپیہ ہاتھ مین آیا کریگا چھپوایا جائیگا پھر ہم پر شکایت نکریں اس تاخیر کو اپنی ہی طرف سے سمجھین۔

التماس ناظرین اس پرچہ کے مضامین معروضہ بالا کی خوب اشاعت کرین اور جو معاونین پرچہ کو پتہ نہیں سکتے انکو پوری تبلیغ کرین **المکلف** مہتمم منشور محمدی بنگلور

اعلان

ملقب

بایقاظ الوسنان

منجملہ ممبران و معاونان و خریداران منشور محمدی کے

جو چندہ بھیجنے مین کم توجہی فرماتے ہین اخبار منشور محمدی مطبوعہ ۱۵ جمادی الاول ۱۳۱۰ھ مہتمم نے ان حضرات کی کم توجہی پر شکایت مضمون خوش معاملگی لکھی تھی انہون نے توجہ نفرمائی اسکے بعد دو چار دفعہ اخبار مین لکھا گئے اسپر بھی کل التفات ہوئی اب چوتھے دفعہ مجھے مکلف خدمات ان حضرات کا ہونا پڑا یہ حضرات غور فرماوین کہ معاونین کی سستی کا ابتک تو یہ نتیجہ ہوا کہ پرچہ عشرہ کی جگہہ مہینے مہینے نکلنے لگا اور اگر یہ سستی ایسی روز افزون ہوی تو آیندہ ماہوار کا سلسلہ بھی منقطع ہوجائیگا جب دو مہینے یا تین مہینے مین کچھ روپیہ ہاتھ آویگا اسمین جسقدر ہوسکا چھپوایا جائیگا۔ اور یہ بھی خوف ہی

کہ ایک نہ ایک دن یہ سلسلہ بالکل ہی منقطع ہوجاوے اور مخالفین دین مبغضین سنت سید المرسلین کیطرف سے اسپر ہنسی ہو پس اگر معاونین اس سے سیر ہوگئے ہین اور آیندہ اسکی موقوفی چاہتے ہین تو پچھلا چندہ ادا کرین اور آیندہ موقوفی اس سلسلہ پر اتفاق رائے سے فتوے لگادین۔

مجھے اور بہت اشغال ہین اور اللہ تعالی کی رضاجوی کے اور بہت سبیلین ہین اور اگر اسکے اجرا و ابقا کی خواہش باقی ہے تو پچھلا چندہ یکمشت ادا کرین اور آیندہ پیشگی بھیجدیا کرین ورنہ بسال بدون طلب و تقاضای کے بھیجدیا کرین و دونو امر نہوسکین تو مجھے کوی ایسی تدبیر بتلادین جسمین ہنگے لگے ہینگ کی اور کام ہوتا جاوے میرے پاس روپیہ بقدر نہین جسکو پہلے کام پر لگاؤن اور سال سال دو دو سال بعد آپ لوگون سے وصول کرون۔

ایسے جمہوری کام جمہوری اعانت ہی سے ہوتے ہین پس اگر جمہور ہی قصور کرین تو کام کیونکر چلین۔

اور اگر کسی صاحب کو یہ خیال آتا ہی کہ فقط میرا چندہ نہ بھیجنے سے کیا حرج متصور ہے جسحالت مین میرے سوائے بھیجنے والے بہتیرے موجود ہین تو وہ اسکے ساتھ یہ بھی خیال کرلین کہ شاید یہی خیال دوسرون کو آتا ہوگا پھر کام کیونکر چلیگا۔ اسکی مثال یہ ہی کہ عید یا جمعہ یا کسی اور مجمع عظیم مین (جو جمہوری اجتماع پر موقوف ہی۔) اگر ہر ایک یہی خیال کرلے کہ مین نہ گیا تو کیا ہوا وہان جانے والے اور بہت ہین یا یہ کہ میرا اول جانا کیا ضرور ہے اور کوی پہلے جاویگا

زمین جاؤنگا تو بنوہ مجمع ہوچکا یہہ مثل اسس کام پر اسوقت صادق ہی بہت لوگون کو اسی خیال فاسد نے چندہ بھیجنے سے روک رکھا ہی مین تفصیل اسامی ان حضرات کے لکھون تو انکی شکایت ہوتی ہی اور انکو اول شکی متصور ہے لہذا انکے مواضع سکونت و بلاد اقامت کی فہرست پر اکتفا کرتا ہون اس سے لوگ عبرت پکڑین اور یقین کرلین کہ جو خیال مغرق جماعت اور مبطل جمہوری کا موں کا ہو اکرتا ہی وہ ہم لوگون مین سرایت کر گیا اور ہمکو اسس سے اطلاع نہین۔

فہرست اجمالی باقیات از ابتدا ۱۲۸۹ھ سنہ ہجری تا غایت شہر جمادی الثانی جو بمنزلہ ایک خط شکایت آمیز کے ہی

مواضع سکونت و بلاد اقامت	تعداد ارکان شاخ قدیم	تعداد ارکان شاخ جدید	تاریخ ارسال	کیفیت
امرتسر	۱	۲	۱۲ھ	بعضے ان مین سے کچھ توجہ ادہر نہین کرتے نہ ہمارے تحریرون پر غور فرماتے ہین۔
ایبٹ آباد	۲	۲	۱۳ھ	یہہ حضرات بھی ادہر خیال نہین کرتے۔
اجمیر			۱۳ھ	یہہ حضرات بھی بے فکر ہین۔
الہ آباد	۱	۱	۱۳ھ	ان سے امید ہی جلد بھیجدینگے۔
اکولہ	۱	۲	۱۳ھ	ضرور جلد بھیجدینگے۔
اندور	۱	۱	۱۳ھ	گئے سال روانہ کردئے اس سال بھی امید ہی روانہ کرینگے
امانپور	۱	۱	۱۳ھ	ان سے بھی امید ہی کہ جلد روانہ کردینگے۔
الہ باد	۱	۱	۱۵ھ	یہہ حضرت بلا عذر روانہ کرینگے۔
بمبئی	۱۲	۲	۱۵ھ مابعد	ان مین بعضے حضرتون نے بالکل وعدہ خلافی اجمل کی ہے
				اور بعضون سے امید ہی کہ دیدینگے۔
بلہاری	۱	۳	۱۶ھ	یہہ حضرت کا خیال میرے نہ بھیجنے سے کیا ہوگا کرکے بھی۔
بھوجپور	۱	۲	۱۶ھ	یہہ حضرت شاید اسکو دیکھکر ضرور روانہ کرینگے۔
بانکوٹ	۱	۴	۱۶ھ	یہہ حضرت یہی خیال کرتے ہین کہ مین نہ بھیجا تو کیا ہوا
بجنور	۱	۴	۱۶ھ	یہہ حضرت بھی وہی خیال مین ہین۔
بستی	۱	۱	۱۶ھ	یہہ حضرت روانہ کردینگے۔
پونہ	۶	۲	۱۲ھ مابعد	ان مین بعضے حضرتون نے تو بغیر طلب روانہ کرتے ہین اور بعضون نے تو وعدہ کر رہے ہین دیکھئے کب روانہ کرتے ہین

پرتابگڈھ					
الہ آباد	۱	۲	لہ عہ	ان سے امید نو ہی کہ جلد روانہ کرینگے	
دہلی	۲	۲	عہ عہ	ان حضرتونکو خطوط بھی گئے جواب ہست نیست کچھ بھی نہین فقط خموشی کا بازار ہے۔	
رنگون	۲	۱	لہ عہ	اسکو دیکھکر ضرور روانہ کرینگے۔	
سورت	۱	۳	صہ عہ	اسکو دیکھکر ضرور روانہ کرینگا خیال کرینگے۔	
سیالکوٹ	۱	۱	صہ		
سونڈان	۱	۲	لہ عہ		
سکندرآباد	۲	۲	عہ عہ	جب سے اخبار جاری ہی کچھ روانہ نہین کئے۔	
	۲	۱			
عظیم آباد (پٹنہ)	۱	۱	صہ		
علی گنج	۱	۱	صہ		
فیروزپور	۱	۲	لہ عہ		
قصور	۱	۱	صہ		
قصبہ شاہ آباد	۱	۲	لہ عہ		
کاشی پور	۱	۲	لہ عہ	یہہ حضرت ضرور روانہ کردینگے	
کردلی	۱	۲	لہ عہ	شاید اسے دیکھکر بھیجنے کا خیال آیا تو آیا۔	
کمپ مو	۱	۲	لہ عہ	اگے یہہ حضرت بڑے معاون تھے اب تھوڑے روز سے کیا ہوگیا ہی بالکل کم توجہی کرتے ہین۔	
کالکتہ	۱	۱	صہ		
کٹک	۱	۲	لہ عہ	اطلاعاً لکھا گیا تا جلد بے باق ہوجاوے	
کشمار	۱	۴	عہ عہ	بہت تعجب ہے اسنے کہ کیون نہین روانہ کرتے	
گڈھی	۱	۲	لہ عہ	یہہ روانہ کردینگے۔	
لہرپورہ	۱	۲	لہ عہ	چاہئے کہ جلد روانہ کرین۔	
لودہیانہ	۱	۲	لہ عہ	چاہئے کہ جلد روانہ کرین۔	
مدراس	۱۳	۲	ما للعہ	ان لوگون مین جو باقیدار ہین سب صاحب	
میسور	۲	۴	صہ للعہ	یہہ حضرات تو دینی معاملے مین بڑی کوشش کرتے ہین اسمین کیا ہوگیا کہ جسکے پرچہ جاتا ہی کچھ نہین روانہ کئے۔	
مین پور	۱	۳	صہ عہ	یہہ حضرت بھی ایسے ہی ہین۔	
مرادآباد	۱	۲	لہ عہ		
ماندوی	۲	۲	عہ عہ	ان حضرتون بالکل خاموش ہین نہ کچھ حال لکھتے ہین۔	
مظفرگڈھ	۱	۲	لہ عہ		
مارہرا	۱	۲	لہ عہ	انکے نہ روانہ کرنے پر عجب ہے۔	
مدہرا	۱	۲	لہ عہ	یہہ صاحب ہمارے دوست ہین اتباع سنت و اشاعت مذہب مین گرمجوش اور صاحب وسعت بڑے اشتیاق سے پرچہ منگوایا اور کچھ کتابین بھی منگوائے لیکن ابتک کچھ بھی نہ روانہ کیا خط کا جواب لکھنے کو بھی قسم کھا بیٹھے ہین ایسے دوستون پر ہماری شکایت ہی کہ تمہارا یہہ حال ہو تو اور کسی پر کیا امید۔	
میرٹھ	۲	۲	عہ عہ	امید ہی انسے روانہ کردینگے۔	
متہرا	۱	۲	عہ عہ		
مہدپور	۱	۲	لہ عہ		
مرزاپور	۱	۲	لہ عہ		
نیلگری	۴	۲	صہ للعہ	ان مین ایک حضرت ہین پرچہ لیتے ہین کچھ روانہ نہین کرتے۔	
نصیرآباد	۱	۲	لہ عہ		
وزیرآباد	۲	۱	لہ عہ		
ہردوی	۱	۳	صہ عہ	یہہ حضرت بھی نہین معلوم کم توجہی کیون کرتے ہین۔	
ہاسن	۱	۲	لہ عہ	یہہ ہمارے بڑے خیرخواہ ہین شاید سستی	

کیفیت

ان عبارات سے حساب دوستان دردل سمجھکر بہت جلد باقیات سے فارغ ہونگے اور دوبارا کہنے سننے کی حاجت باقی نہ رہیگی۔ المکلف محمد شریف مہتمم
مشہور محمدی بنگلور۔

معتقد رہنا ایمان جن طیبین کا
قوار یہ دلہاے کفار توڑنے
کہان الف لیل جہان ایسی مقبول
ہمیشہ تھی معروف تسبیح و تقدیس
عنایت تو دیکھو کہ قادر ہی لیکر

ہوا اونکو اقوم یہہ قیل محمدؐ
سُنا جب یہہ قول ثقیل محمدؐ
وہ جو کچھ تھی لیل قلیل محمدؐ
محمد سے سنبح طویل محمدؐ
نہ بیجا خدا نے عدیل محمدؐ

فقیر اس بدن کہن فصل جاہو
مدینے مین زیر فصیل محمدؐ

بقیہ اکل شجر ۱۵ اور قبول توبہ

تحریر بے نظیر جناب مولوی محمد سلیم اللہ صاحب فیض آبادی

دفعہ ۱۹۶ چنانچہ ایک دن چار سے طہارت ہی یعنے پاکی کہ حقیقت اسکی اور میل اوسکی طرف ہر نفس مین منجملہ نعوذ سلیمہ کے ودیعت رکھدیا ہی پس اگر وہ نفس اپنے پیدایش کے صفت پر صحیح سلامت ہوگا اور کوی عارضہ اور بیماری اوسکو سوس نہ دیگی ضرور طہارت ہی نیز ہوگا دفعہ ۱۹۷ کوی یہہ خیال نکریگا کہ طہارت سے ہماری مراد وضو اور غسل ہے نہین بلکہ وضو اور غسل کی روح اور اونکا تو مراد ہی تفصیل اس اجمال کی یہہ ہی کہ جو نفس نسکی کہ صحت مزاج اور سلامت فطرت و تکمین مادہ احکام نوع اوسکے احوال سے پایا جاتا ہو احوال سفلیہ شاغلہ اور تشویشات طبعیہ مثل خواہش جماع اور غصہ اور گرسنگی وغیرہ سے فارغ ہونے کی حالت مین وہ نفس جسوقت نجاسات مین الودہ ہوگا اور اوسکے یعنے میل کچیل اور خلاف عادت بال اوسکے بدن پر جمع ہوگئے ہونگے اور بول اور براز اور ریح نے اوسکے معدہ مین گرانی کی ہوگی اور جماع اور وداعی جماع کی ہوی اوسکو عرصہ قریب گذرا ہوگا اور اپنے وجدان کی طرف رجوع کریگا تو لامحالہ ایک قسم کا انقباض اور خلق اور حزن اپنے مین پاوے گا دفعہ ۱۹۸ پھر جب بول براز سے فارغ ہوگا اور غسل کریگا اور زاید اور فضول بال اپنے دور کریگا اور جدید پارچہ پہنے گا اور خوشبوی لگاوے گا اور ان سب کے بعد اپنے وجدان کے طرف رجوع کریگا تو لامحالہ ایک طور کا استراخ اور سرور اور انبساط اپنی طبیعت مین پاوے گا دفعہ ۱۹۹ پس پہلی حالت حدث کی تاریکی ہی یعنے ظلمت حدث ہی اور دوسری حالت نور طہارت ہی اور جبکہ ظلمت حدث نفس کی طبقہ کو محیط ہوجاتی ہے تو شیطان نے وسوسے اور خوفناک خوابین ظاہر ہوتے ہین اور سیاہی دل پر ہجوم کرتی ہی اور جب نور طہارت نفس کو گھیر لیتا ہی تو الہامات ملایک اور منامات صالحہ کا ظہور ہوتا ہی اور خواب اور بیداری مین ایک نور دل پر ہجوم رکھتا ہی پس کوی تو خواب مین دیکھتا ہی کہ آفتاب اوسکے دل مین یا مونہہ مین گھس گیا ہی چنانچہ وہ اوسی مین پہنچ اور مگن ہے اور کوی دیکھتا ہی کہ مہتاب اور ستارے اوسکے پشت اور تمام اعضا پر جم رہے ہین اور کوی دیکھتا ہی کہ نور اوسپر مثل باران کے برستا ہی وعلی ہذا القیاس دفعہ ۲۰۰ بالجملہ یہہ سب اشباح اول آثار اوس سے بجز انس اور نور کے تغیر نہین ہوسکتے ہی دفعہ ۲۰۱

چنانچہ یہہ صفت اشبہ حالات انسان کے ہی بحال ملاء اعلے
کے اور ثابت ہیمیہ سے اونکے مجرد اور پاک ہونے مین اور انکے
بحال خود مسرور اور مبتہج ہونے مین اور اونکے مانوس ہونے
مین اوس مقام سے جو اون کو عطا ہوا ہی **دفعہ ۲۰۲**
اور جب کوی شخص ملاء اعلی مین جاکر پیوستہ ہوجاتا ہی
تو وہان انس اور سرور اور ابتہاج بے نہایت دیکھتا ہی
پس جب یہہ شخص اس حالت کو اپنے نفس مین رایج کرلیتا
ہی اور ملکہ ہوجاتا ہی تو ملاء اعلی اور اوسکے درمیان
مین ایک مناسبت پیدا ہوجاتی ہی اور ایک دروازہ
جنت کی روح اور حقیقت کا اور اوسکے خلاصہ کا اوسپر
مفتوح ہوجاتا ہی **دفعہ ۲۰۳** راقم کہتا ہی کہ قبل اکل گندم
حضرت آدم وحوا کے پہلی حالت تھی اور بعد اکل کے دوسری
حالت ہوگی جنکو تورات مین بلفظ قوت تعبیر کیا ہی اور
جسکو صاحب طریق الحیات نے شرح وبسط سے بیان
کیا ہی اور ایسا انقلاب اسلام مین بھی منقول اور مسلم
ہی جس کے دفعیہ کو صیام ایام بیض کا ذکر کیا گیا ہے
اور جسکی نسبت لکہا جاتا ہی کہ ملائکہ باز رہتے اور بہیمیہ کامز
اور بعد اکل قضیہ منحکی ہوگیا **دفعہ ۲۰۴** دوسری
خصلت خضوع اور گرویدگی ہے واسطے خدائے تعالی
کے اور دل کے زبکیہ اسکی طرف متوجہ کرنا تفصیل اسکی
اجمال کی یہہ ہے کہ نفس ناطقہ کو بحالت فراغ تشویشات
خارجیہ وطبعیہ جب صفات الہی اور کبریاء اور جلال اوسکا
یاد دلاتے ہین اور بوجہ من الوجوہ اسکی نہایت

متوجہ کرتے ہین تو لامحالہ اسکو ایک حالت پکڑ لیتے ہے
از جنس حیرت ودہشت اور ایک رنگ گھیر لیتا ہی مجرد
اور مقدس رنگونمین سے اور جب اس حیرت ودہشت
سے تنزل کرتا ہی اور سفلیہ حالت مین اوترآتا ہی تو یہی
حیرت اور دہشت خشوع اور خضوع اور احباب ہوجاتا
ہی جیسے کہ غلام کا حال اپنے مالک روزبرونکے حضور
یا بازاری کی حالت بادشاہ کے سامنے یا محتاج
سایل کی حالت جواد سخی کریم کے سامنے ہوجایا کرتی ہی
دفعہ ۲۰۵ بالجملہ اشبہ حالات نفس بحال ملاء اعلے
اونکے غرق ہونے مین خدا کے جلال اور کبریا مین صفت
خشوع اور خضوع اور مناجات کے ہی پس جب نفس اس
کیفیت مین رنگین ہوجاتا ہی اور یہہ خصلت اونکے جوہر
مین بیٹھ جاتی ہی پس اس حالت کے جہت سے نفس اور
ملاء اعلی مین ایک دروازہ کھل جاتا ہی اور نفس مراد نہیں
اہل ملاء اعلی سے معارف جمیلہ جو اشباح اون تجلیات
الہیہ کے ہوتے ہین متر شح ہوتے ہین **دفعہ ۲۰۶**
راقم کہتا ہی اس خصلت کا کمال درجہ کو پہونچا دینا مقام
شہود کا ہی یعنے اس درجہ خشوع اور خضوع کرنا اپنے
مالک کے روبرو کہ اپنی ذات کو اوسمین فنا کردینا اور اپنی
ہستی کو خدا کی ہستی کے حضور مٹا دینا جیسا حضرت ابراہیم
خواہ اسمعیل ذبیح اللہ نے باختلاف الروایتین کیا
جیسا جناب سید المرسلین صلعم نے کیا کہ اپنی ہستی کو خدا پر
فدیہ کردیا جسکو انصاری کہتے ہین کہ انسانیت مصطفوی

اور جسکے سبب سے اوس جناب کو رفع درجات عالیات ہوکر
شفاعت مذنبین کا اقصی مرتبہ حاصل ہوگیا یا جیسا جناب
امام ہمام شہید شہدای کربلا نے میدان کربلا مین کیا اور
لیاقت شفاعت مومنین مذنبین نسبت اوسکے اور برتر ہ
گئی اور افسوس کہ نصاری اس مسئلہ مسلمہ اور مقبولہ اسلام
ومسلمین کے بتغیر خلاف عقل اور واہی اور غیر واقع مقتضی لظلم
وعدالت شکنی باریتعالی کرکے خلق اللہ کو گمراہ اور خراب
کیا کرتے ہین **دفعہ ۲۰۷** تیسرے خصلت سماجت ہی
اور حقیقت اوسکی یہہ ہی کہ نفس مغلوب داعیہ بہیمیہ حسیہ کا
طلب لذت اور حب انتقام وبخل وحرص وامثال ذلک
کا ہو **دفعہ ۲۰۸** چنانچہ ہر شبہ اس خصلت کے باعتبار
اوس داعیہ کے ایک نام سے سمی ہوا کرتی ہی چنانچہ داعیہ
شہوت فرج وبطن کے عدم قبول کو عفت لکھے ہین اور عدم
قبول رفاہیت اور ترک عمل کو مجاہدہ اور اجتہاد کہتے ہین
اور عدم قبول داعیہ ضجر اور جزع کو صبر کہتے ہین اور عدم
قبول داعیہ انتقام کو عفو کہتے ہین اور عدم قبول داعیہ
بخل کو سخاوت کہتے ہین اور عدم قبول داعیہ حرص کو
قناعت کہتے ہین اور عدم قبول داعیہ مخالفت شرع
کو حدود اور مقادیر مین جو یقین کو ہوگئے ہین تقوی
کہتے ہین اور اصل ان سارے خصال کی ایک چیز ہی یعنے
غالب ہونا رائے کلی کا دوای حسبہ بہیمیہ پر **دفعہ**
۲۰۹ چنانچہ مباشرت اشباح اور شعبون ان خصال
سے وہ چیز اور وہ ہی نفس مین راسخ ہو جاتے ہین

اور اسکا نفس ملکیہ ہوجاتا ہی اور جسکے نفس مین یہہ خصلت
راسخ ہوجاوے وہ جب مرجاتا ہی تو جمیع ہیئات خبیثہ کہ اس
عالم مین اوسکے نفس پر ہجوم کئی ہوئی تہین سب تمام و
کمال نیست ونابود ہوجاتے ہین اور وہ شخص مثل خالص
سونے کے کہربہ سے نکل جاتا ہی اور یہہ ایسی خصلت ہی کہ
عذاب قبر سے دور رہنا اوسپر موقوف ہی اور صوفیہ
اسکو زہد اور حریت اور ترک دنیا کہتے ہین **دفعہ ۲۱۰**
راقم کہتا ہی اس خصلت کا بھی قرآن اور انجیل دونو سے
معلوم ہوتا ہی کہ جناب مسیح پر سخت غلبہ تھا کہ نہ شادی
کئے نہ گھر بنایا اور نہ عیش وعشرت کے نہ جہاد کیا بلکہ
اوسکو حسب تفسیر تکمیل الایمان وغیرہ کے حرام شہرایا
دفعہ ۲۱۱ چوتھی خصلت عدالت ہی اور عدالت وہ
خصلت ہی جس سے صدور اقامت نظام عادل اور سیاست
کلی کا ہوا کرتا ہی چنانچہ اوسکی بہت سے شاخین ہین چنانچہ
یہہ امر کہ آدمی ہمیشہ اپنی حرکات سکنات مین نظر کیا کرے
اور احسن اوضاع اختیار کیا کرے اور ہر حادثہ مین شہرین
اوضاع کی ہدایت پاجایا کرے اوسکا دل ہمیشہ اوسے
شہرین اوضاع کے اختیار کرنے کے طرف منجذب ہوا
کرے اوسکو ادب کہتے ہین اور جو کوی کارسازی
اقامت تدبیر جمع وخرچ وخرید وفروخت وسایر معاملات
مین رہے اوسکو کفایت کہتے ہین اور جو تدبیر منزل
خوب کرتا ہی اسکو حریت کہتے ہین اور جو تدبیر مدینہ اور
جنبش کے خوب کرتا ہی اوسکو سیاست مدنیہ کہتے ہین

ہر شخص ہمجانی بند دوست اشنا ہون مین بونسے نیک
زندگانی کرتا ہی اور ہر شخص کا حق ادا کرتا ہی اور ہر کسی سے
الفت اور یگانگت حسب حال کرتا ہی اسکو حسن معاشرت
کہتے ہین حاصل کلام یہ ہی کہ ان سب کے ایک ہی اصل اور
جڑ ہی اور وہ یہہ ہی کہ نفس ناطقہ بدین نہج واقع ہوا
ہی کہ نظام نیک کو اختیار کرتا ہی اور وہی اس سے
صادر ہوا کرتا ہی۔ **وفعہ ۲۱۲** پس جس شخص مین یہہ
خصلت بوجہ اتم متحقق ہوتا ہی ہے تو اوسکی اور دوسرے
جو انہی سے درمیان جو ملاء اعلی مین مقرر ہین اور اقامت
نظامات عادلہ اونکی اصل فطرت مین ودیعت رکھی
گئی ہے اور انکو ہمت قوی در باب استحصال نظام عادل
کے دی گئی مناسبت طبیعہ واقع ہوتی ہے اور اس جماعت
کے دل سے رقایق نورانیہ مثل اشعہ شمس کے اوسکے
طرف سیلان کرتے ہین اور یہہ رقایق بہتیرے نعمت
اور رفاہیت کے ظہور کے سبب ہوتے ہین **وفعہ ۲۱۳**
اور اس نعمت اور رفاہیت کا تشبیح اور صور تہای
مناسبہ سے انس متبلی نے استعداد کے موافق ہوا کرتا
ہی کوی تو بصورت معاشرت اخوان صدق دیکھتا ہی
اور کوی طعام بیشن بہا اور لباس قیمتی اور مسکن
روشن اور فراخ اور منکح شہی کے صورت مین دیکھتا
ہے و علی ہذا القیاس **وفعہ ۲۱۴** اور جو شخص
نظام عادل کے مخالفت کرتا ہی اور حکم شرع کا انکار
کرتا ہے اور اعمال سوجبہ ابدے جہنم انام کرتا ہے

تو اوسکا عمد و سایط جو دانہی کے درمیان نفرت اور بغضا
حاصل ہو جاتی ہی اور رقایق ظلمانیہ اون سے اوس شخص
کے طرف سیلان کرتے ہین اور ہر جانب سے تنگی اور ضیق
اوسپر ہجوم کرتی ہے **وفعہ ۲۱۵** اور ایسا ہی وہ شخص
صفت خشوع سے اتصاف نہین ہی بلکہ اوسکی منہ سے تنصف
ہی جب اس عالم سے گذرتا ہی تو ظلمات مراکمہ بعضہا
فوق بعض اوسپر ہجوم کرتے ہین **وفعہ ۲۱۶** اور
اسکا بھید یہہ ہی کہ وہ عالم مقتضی انکشاف حقیقت
صورت کا ہی اور یہہ صفت مضاد خشوع اوسکی عدم انکشاف
کے موجب ہی اور اسی جگہہ سے الم اور تفرق اور ضیق دل
پر طاری ہوتا ہی **وفعہ ۲۱۷** اور ایسا ہی جو شخص سماجت
کے خلق کے ساتھ متصف ہی تو یہہ علاقات دنیویہ جیسا کہ
حب مال و حب جاہ و حب اولاد وغیرہ اور یہہ ہیات
خبیثہ جیسا کہ جوع اور عطش وغیرہ اوسکے دل پر ہجوم
کرتے ہین جیسا خاتم کو بقوت عام موم پر رکھا جاوے
اور نقوش خاتم موم مین منطبع ہو جاتے ہین اور مثل
متبیح اور متصف بصفت سماجت کے ایسی ہے کہ بحر و مقابل
کے وہ صورت نما بود ہو جاتی ہے شعر بوسعت مشربان
رنگ تعلق نمیگیرد ۔ گر نقشے زنی بر روے دریا بجاے
باشد ۔ **وفعہ ۲۱۸** جناب شارع اسلام علیہ
الصلوۃ نے واسطے تحصیل صفت طہارت کے وضو و غسل
اور تمام اونکے متعلقات ظاہری اور باطنی جسکا
حکم دیا ہی نسبت طہارت مین صوفیہ اسلام مفصل بیان

کرتے ہین جسکو اللہ تعالی نے قرآن کے اس مختصر جملہ مین ادا فرما
دیا ہی کہ ذروا ظاہر الاثم و باطنہ ترجمہ یعنے بدی
ظاہر کی اور باطن کی دونو کو ترک کرو اور جسکو شارحین
اسرائیلی نے بھی خوب تشریح سے لکھا ہی حضرت موسی نے
توراۃ مین حیض نفاس اور دفع نجاسات ظاہری اور
بدنی کی بڑی تفصیل کی ہے اور انجیل مین حضرت عیسی نے
فریسیون کو جو محض زاہدان خشک اور کور باطن تھے
تطہیر باطن کی عمدہ ہدایت کی ہے **دفعہ ۲۱۹** اور
واسطے اکتساب صفت خشوع کے صلوات اور مناجات اور
تلاوت اور اذکار اور ادعیہ اور تعوذات مقررکی
ہین **دفعہ ۲۲۰** اور عدالت حاصل کرنے کے لئے
عیادت مریض اور سلام اور حدود و اداب واجب ادا
ہین بالجملہ یہہ کلام دراز ہی جو اوسکو بہ تفصیل دیکھنا چاہیے
وہ کتاب حجۃ اللہ البالغہ کو مطالعہ کرے **دفعہ ۲۲۰**
چنانچہ بقدر ضرورت بطور نمونہ از خروارے کچھ اوسکا انتخاب
کئے دیتے ہین **دفعہ ۲۲۱** کتاب مذکور کے دیباچہ مین
لکھا ہی کہ یہہ گمان غلط ہے کہ احکام شرع متضمن مصلحتون
کے نہین ہوا کرتے ہین و نیز یہہ بھی غلط ہی کہ اعمال اور اون کی
جزا مین کچھ مناسبت نہین ہے بلکہ تکلیف شرعی ایسا ہی
ہے کہ جیسے کوی آقا جسکو اپنی چاکر کی تابعداری جانچنا
تھا چاکر سے کہی کہ یہہ پتھر تو اوٹھالے وہ درخت تو چھوا
جسمین بجز جانچنے کے اور کچھ فائدہ نہین **دفعہ ۲۲۲**
مگر اصل حقیقت یہی ہے کہ عمل شرعی مین مصلحت ہی
ہوتی ہے اور اسکی جزا مین مناسبت بھی ہوتی ہے چنانچہ
نماز خدا کے یاد کرنے اور اوسکے سرگوشی اور طیاری دیدار
آخرت کے واسطے مقرر کی گئی ہے اور زکوۃ واسطے دفع رذیلہ
بخل اور کفایت حاجات فقرا کی اور روزہ واسطے دبانے
اور زیر کرنے نفس کے اور حج واسطے تعظیم شعایر اللہ کے
اور قصاص واسطے زجر کے جریمہ قتل سے اور حدود اور
کفارات واسطے زجر کے معاصی سے وعلی ہذا القیاس
دفعہ ۲۲۳ یہہ واضح رہے کہ نزول قضاء الہی کا بھی
یہہ ایجاب یا بہ تحریم قطع نظر مصالح کے ثواب مطیع اور
عذاب عاصی کے واسطے بھی ایک سبب عظیم ہی لہذا یہہ
گمان بھی فاسد ہی کہ اعمال کا حسن و قبح ہمہ وجوہ عقلی ہی
اور شرع کا کام اتنا ہی ہے کہ اعمال کے خواص بتا دیوے
جیسے کہ دواؤن کے خواص اور
مرض کے اقسام بتا دیتا ہے اور ابتدا ایجاب و تحریم
کا یعنے کسی کو واجب کسیکو حرام کر دینا یہہ شرع کا
منصب نہین ہے **دفعہ ۲۲۴** پس تکلیف شرعی کی
مثال ایسی ٹھہری جیسے کسی آقا کے دو کمیار ہوے اوسنے اپنے
دربارین سے ایک کو انپر تعینات کیا کہ انکو دوا پلاوے
پس اگر اونہونے اوسکا کہا مانا تو آقا کے مطیع ٹھہرے وہ
خوش ہوا اور اون کو اچھا انعام دیا اور مرض سے بھی
صحت پاگئے اور اگر کہا نہ مانا تو خفا ہوا اور سزا دی اور
مرض مین ہلاک ہو گئے **دفعہ ۲۲۵** چنانچہ اسی مطلب
حدیث شریف اور انجیل دونو سے ثابت ہوتا ہے کہ

تلہتا ہی کہ آسمانی بادشاہت کی مثال ایسی ہے جیسے ایک
دعوت خانہ جسکو ایک مرد نے بنایا اور ایک نوکر بھیجا کہ
دعوت کھانے لوگون کو بلا لاؤ پس جسنے مدعی کا بلانا قبول
کیا وہ گھر مین داخل ہوا اور دعوت کھائی اور جسنے قبول
کیا وہ گھر مین داخل ہوا نہ دعوت کھائی **دفعہ ۲۲۶**
اور دوسری حدیث مین حقیقت جزا سزا کی بتائی ہے
کہ انما ھی اعمالکم ترد علیکم یعنے وہ تمہارے
ہی اعمال تمکو پھیر دیے جاوینگے **دفعہ ۲۲۷**
ہمارے اس بیان سے واضح ہو گیا کہ خواص اعمال اور
قضاء الٰہی بہ ایجاب و تحریم دونو کو استحقاق ثواب
و عقاب مین دخل ہی چنانچہ اس سے اہل جاہلیت کے
بارہ جو تعارض دلایل ہی کہ وہ اپنی جاہلیت کے اعمال
کے سبب عذاب پاوینگے یا نہین دفع ہو جاتا ہی **دفعہ**
۲۲۸ راقم کہتا ہی کہ شجرہ مینہہ مین خاصیت بھی
پوشیدہ ہو جانی قوت ملکیہ اور ظاہر و باہر ہو جاتے
قوت بہیمیہ کے تھی اور اسکے منع کو نزول قضاء الٰہی بھی
ہو چکا تھا اسی واسطے استحقاق سزا کا ہو کر ثمرات
مترتب ہوے ہین **دفعہ ۲۲۸** پھر واضح ہو کہ
بہ نسبت ایجاد عالم کے حق سبحانہ تعالیٰ مین علی الترتیب
تین صفات پاے جاتے ہین پہلا اون مین سے ابداع
ہی یعنے کسی شی کا بدون دوسری شی کے پیدا کرنا
جیسے آسمان و زمین کی پیدائش مین مندرج توراۃ ہی
کہ ہوا پس ہو گیا اس صورت مین کتم عدم سے شی خارج

اور ہی بغیر مادہ کے دوسری صفت خلق شی ہے پیدا کرنا
شی کا دوسری سے جیسے آدم کو مٹی سے بنانا **دفعہ**
۲۲۹ عقلا اور نقلا ثابت ہی کہ عالم کو اجناس اور انواع
پیدا کیا تھا اور ہر نوع اور جنس کی خواص بنائے ہین مثلاً
نوع انسان کی خواص نطق اور ظہور بشرہ اور استوار
قامت اور فہم خطاب وغیرہ ہمنا اور سب کا سیل اور سم
و ابلاق اور زنجیل مین حرارت یبوسہ اور کافور مین
برودت و علی ہذا القیاس جمیع معادن اور نبات
اور حیوانات اور عادۃ اللہ اوسپر جاری ہی کہ خواص
ذوات اجناس منفک نہیں ہوتے ہین **دفعہ ۲۳۰**
اور تیسری صفت تدبیر عالم موالید ہی چنانچہ ابر سے
باران نازل کیا پھر اوسے غلہ اور بھوسہ ہوگا یا کہ
آدمی اور مویشی کھاوین اور اجل معلوم تک زندہ رہین
یا مثلاً ابراہیم پر آگ گلزار کر دیا تاکہ وہ زندہ رہین
دفعہ ۲۳۱ اور تدبیر کبھی بہ نقیض ہوتی ہے جیسے
وارد ہی کہ دجال بندہ مومن کو باوجود صحت داعیہ
قتل او سلامت آلات کے دوسری بار قتل نہ کر سکے گا
یا بسبب ہوتے ہی صیانت کے واسطے ہمارے دفع
ضرر نہ ہونے سے جسکو نکالدیا جناب امیر کا قلعہ
باب خیبر یا ماحاکہ چنانچہ ہمارے کو ابرہہ کے واسطے سیل
بہ جاری کر دینا یا بالہام جیسے خضر کا قصہ یا بہ قبل علام
وغیرہ **دفعہ ۲۳۲** و نیز واضح رہے کہ افعال قوی
و عالم پر بوجوہ من الوجوہ مترتب ہوتے ہین اسکے

ی سکتا اونفس شاہدین چنانچہ ضرب سیف کے امانت
کا مترتب ہونا اور عقیب سعی کی چوری دیدہ کا ہونا
اور عقیب اصطیاد شکار کا پیدا ہونا اور تخم ریزی اور غرس کے
بعد پیداوار کا ہونا چنانچہ اسی استطاعۃ ممکنہ کے
لحاظ سے تکلیف شرعی ہوی ہے اور امر و نہی و جزا و سزا
جاری ہوی دفعہ ۲۳۳ راقم کہتا ہی اور جیسے ترتیب
موت طبعی جسمانی کا اور بعد حضوری ربانی کا جسکی تعبیر
موت روحانی کے لفظ سے بھی لے جاتی ہی اکل شجرہ
ممنوعہ کے بعد دفعہ ۲۳۴ اور باب سر تکلیف مین
لکھا ہے کہ خدا نے اپنی حکمت باہرہ سے انسان مین دو قوتین
ودیعت فرماے ہین رشک ملکیہ اور دوسری بہیمیہ اور
دونون مزاحمت ہی ایک اصل کو جذب کرتی ہی اور
دوسری اسفل کو اور جب ایک بزور کرتی ہی تو دوسری
پوشیدہ ہو جاتی ہے اور تکلیف مقتضیات نوع انسان
کی ہی یعنے انسان بزبان استعداد اپنی خالق سے
سایل ہی کہ مناسبات قوت ملکیہ کے اوسپر واجب کرے
پھر بمیسر ثواب دیوے اور رشک بہیمیہ مین اوسپر
حرام کرے اور اوسپر سزا دیوے دفعہ ۲۳۵
پھر باب اشتقاق التکلیف من التقدیر مین لکھا ہی کہ وہ
امور جن مین انسان سایر افراد حیوان سے ممتاز ہو جاتا
ہی نہایت کثیر ہین لیکن بالاجمال دو خصلتین ہین ایک تو
اوسکی قوت عقلی کا زاید ہونا اور اوسکے مرد صالح ہونے
میں دوسرے وہ ہی جس سے منافع اور مصالح نظام البشر مین

اور اوسکے دقایق کے استنباط مین دقت باکرتا ہی اور دوسرا
شعبہ علوم غیبیہ کے استعداد جو بطریق وہب فایض ہوتے
ہین باقی آیندہ

چند سوالات پادری صاحبون کی خدمت مین بامید جواب

(۱) انجیل مین لکھا ہی کہ خدا بیٹون مین بہین اور پایا
جاتا اور بخلاف اسکے حضرت عیسی کو صلیب کے وقت صلیب
دینے والون نے بہت تشفی کئے تھے اگر وہ خدا ہوتے تو
اون کو بموجب اس بات کے کوی مسخری نہ کر سکتا اگر کہو
کہ مسیح کو شکل انسانی مین بھیجے ہوے تھے تو یہ لغو ہے
کیونکہ عیسی مسیح مین الوہیت اوس وقت بھی موجود تھی
(۲) خدا کا انتہا کسی کو معلوم نہین مگر عیسی کا انتہا معلوم
ہی کہ وہ ایک عورت کے شکم مین مدت تک جاگزین رہے
کیا خدا ایک عورت کے ناپاک شکم مین رہ سکتا ہے
(۳) اگر مسیح خدا تھا تو اوسکو قادر مطلق اور غریب الدان
ہونا چاہیے مگر انجیل مین خلاف اسکا پایا جاتا ہی - انجیل
مین لکھا ہی کہ ایک بیمار عورت نے مسیح کی دامن کو چھوا
اور حضرت مسیح نہ معلوم کر سکے کہ کون ہی اسی طرح انجیر کے
درخت کو دور سے دیکھکر خیال کیا کہ اوسمین پھل ہے مگر جب
نزدیک گئے تو معلوم ہوا کہ اوسمین پھل نہین ہے
اختیار کا یہ حال ہے کہ زبدی کی ماں اپنے دو بیٹون کو
لیکر مسیح کے پاس آئی اور درخواست کی کہ میرے بیٹون
کو اجازت مجھ دیجے کہ ایک دہنے اور دوسرا بائین طرف

بیٹے مسیح نے کہا کہ یہہ میری اختیار مین نہین بلکہ میری باپ کے اختیار مین ہی - دیکھو یہان مسیح صاف اپنے اختیار سے انکار کرتے ہین اور یہان سے یہہ بھی ثابت ہوا کہ مسیح اور خدا ایک نہین ہین اور رتبہ مین کم و بیش ہین -

(۴) عیسی مسیح کس سے دعا مانگتے تھے اگر کہو کہ اپنے باپ سے تو مین کہتا ہون کہ جب باپ بیٹا روح القدس تینون ایک سے ہین تو پھر دوسری چیز جس سے دعا مانگتے تھے کہان سے آگئے (۵) خدا ایسے کام نہین کر سکتا کہ جو اوسکی عادت سے برخلاف ہون یا جسکے کرنے سے خدا صفات مین خلل عاید ہووے مگر آپ لوگ مانتے ہین کہ حضرت عیسی نے ہمارے واسطے انسان گنہگار کا قالب اختیار کیا - بھلا کیا یہہ بات عقل خداداد کے آگے درست ہی کہ خدای پاک و قادر مطلق کو سوے مصلوب ہونے اور ایک عورت کے شکم مین بچہ نے اور معاذ اللہ ملعون ہونے اور تین دن رات حاویہ دوزخ مین رہنے کے رہنے کے سوا اور کوی تدبیر نہ سوجھے ہو جس سے اوسکے صفات کاملہ مین بٹہ نہ لگتا (۶) ظاہر ہے کہ عقاید دو قسم کے ہوتے ہین ایک تو وہ کہ عقل اون کی کہنہ کو پہونچ چکی ہو مثلاً خدا کا واحد ہونا دوسرا یہہ کہ بہت حصہ سمجھ لیا اور کچھ حصہ باعث نقص کمی عقل کے نہ سمجھ سکتا مثلاً خدا کی مفصل حقیقت اور اسمیز چون وچرا کرنا عقل کے ادراک سے باہر ہے - اسی طرح جب ہم کو دلایل قطعی سے واضح ہو گیا کہ مسئلہ تثلیث بالکل واہیات اور خلاف عقل ہے تو پھر آپ کے لغویات کو کسطرح مانا جاوے کہ عقل اسکے ادراک مین عاجز ہی وجہ یہہ کہ عقل نے اس پورے مسئلہ کی تہ کو بخوبی معلوم کر لیا ہی - بھلا کوی کہے پانچ پندرہ مین یا پندرہ پانچ مین بھلا اس مین عقل کی نہ پہونچنے کی کون سی بات باقی رہی اور اگر ایسے ایسے لغویات کے بابت کہا جاوے کہ عقل اسکے ادراک سے عاجز ہے تو پھر جتنے شخص مذاہب باطل رکھتے ہین تو پھر وہ بھی اس دلیل سے اپنے مذہب کی صداقت کر سکتے ہین ہان اگر کسی عمدہ اصول کی کوی شاخ سمجھ مین نہ آسکے تو کچھ مضایقہ نہین کیونکہ جب جڑ اچھی ہے تو اونچی شاخ بھی ضرور اچھی ہوگی اگرچہ وہ شاخ اتنی بلند ہو کہ تطرد ہان تک نہ پہونچ سکے -

باقی آیندہ - راقم کرم الٰہی -

مژدہ عزت افزای اہل اسلام

جناب ہمام افخم فاضل اکرم جامع معقول و منقول حاوی فروع و اصول جناب مولانا مولوی نواب سید محمد صدیق حسن خان بہادر شوہر والی بھوپال صاحب تصانیف کثیرہ نے ایک تفسیر قرآن مجید کی اپنی تالیف کی ہوی مولوی شیخ امین صاحب کے صحابت سے جناب مکرمتلو سید محمد افندی کے پاس بجہت ایصال بحضور فیضگنجور جناب امیر المومنین خلد اللہ ملکہ روانہ فرمایا حضرت ظل سبحانی اس تفسیر نفیس فصیح و بلیغ کو ملاحظہ فرما کے اسکے مولف یعنے جناب مولانا صدیق حسن خان بہادر کا شکر ادا کیا - **منشور محمدی** ہم اس موقع پر حکام مشکور متعال کا تہ دل سے ادا کرتے ہین کہ اب بھی اہل اسلام ہند مین ایسے جلیل القدر علماے نامی ہین کہ جنکی رہ